REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

یوم سہ شنبہ

۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک نہ معات بابی سابقہ
۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۵ تبوک ۱۳۴۰ ہش ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۳ ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کل سارا دن ٹھیک رہی رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

”تخفیف اسلحہ کے بارے میں ایک عالمی کانفرنس منعقد کی جائے“

مارشل ٹیٹو کی تجویز۔ تمام ملکوں کو فوجی اخراجات کم کر دینے کا مشورہ

بلغراد ۴ ستمبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے ایٹمی تجربات ختم کرنے پر زور دیا ہے اور کہا ہے اب وقت آ گیا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے بارے میں ایک عالمی کانفرنس منعقد کرنے کے بارے میں غور کیا جائے۔ آپ نے کل ۲۴ غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات تو قابل فہم ہے کہ روس نے ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیوں کیا۔ لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ یہ فیصلہ اس کانفرنس کے آغاز کے موقعہ پر کیا گیا۔

صدر یوگوسلاویہ نے کہا کہ مکمل اور عام تخفیف اسلحہ کی جانب قدم اٹھانا چاہیئے تمام ممالک کو چاہیئے کہ وہ اپنے فوجی اخراجات میں کمی کر دیں۔ اور اس طرح جو بچت ہو اس کا کچھ حصہ غریب ممالک کی امداد پر صرف کریں۔ لیکن اگر فوری طور پر ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو ان ممالک کو چاہیئے کہ اپنے فوجی اخراجات کی آخری حد یکم جنوری ۱۹۶۲ء کی سطح پر مقرر کریں۔ مارشل ٹیٹو نے برلن کے بارے میں مذاکرات شروع کرنے پر زور دیا تاکہ کم از کم اس بحران کا کوئی عارضی حل تلاش کیا جا سکے آپ نے کہا کہ جرمنی میں جمہوریت قائم کی جائے اور جرمن عوام اپنے مستقبل کے بارے میں آخری فیصلہ خود کریں۔ صدر یوگوسلاویہ نے کہا کہ ہم ایک طویل عرصہ تک اس غلط فہمی کا شکار رہے کہ بڑی طاقتوں کے ذمہ دار سیاستدان اور مسائل کا کوئی پر امن حل تلاش کریں گے موجودہ صورت حال سنگین اور خطرناک ہے اور اسے جاری رہنے نہیں دینا چاہیئے۔ اس وقت اپنی تمام کوششوں اور طاقتوں کو امن کے قیام کے لئے مرکوز کرنا چاہیئے۔ صدر یوگوسلاویہ نے کہا کہ دنیا کو پیش آمدہ اہم ترین اقتصادی مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک عالمی کانفرنس منعقد کی جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ اور سیکرٹری جنرل کی مدد کے لئے پانچ ارکان پر مشتمل ایک مشاورتی ادارہ قائم کیا جائے۔

ام مظفر احمد کیلئے دعا

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

میں اس وقت لاہور میں ہوں جہاں علاج کے لئے آیا تھا اور انشاء اللہ دو تین دن میں ربوہ واپس چلا جاؤں گا۔ جہاں سے چند دن کے لئے جابہ (نخلہ) جانے کا ارادہ ہے کیونکہ حضرت صاحب کو دیکھے عرصہ ہو گیا ہے۔ مجھے اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ مگر آج کی ڈاک میں مجھے ربوہ سے ام مظفر احمد کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی لمبی بیماری اور بے بسی کا ذکر کر کے بڑی بے چینی کا اظہار کیا ہے۔ یوں تو وہ پانچ چھ سال سے بیمار ہیں۔ اور ان کا چلنا پھرنا عرصہ سے بہت محدود ہو چکا تھا۔ مگر جب سے ان کی ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے وہ چلنے پھرنے سے بالکل ہی معذور ہو گئی ہیں۔ چنانچہ آج کے خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ سو جماعت کے مخلص احباب سے درخواست ہے کہ وہ ام مظفر احمد کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل اور قدرت نمائی سے شفاء عطا کرے۔ اور انہیں صبر کے مقام پر قائم رکھے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کی حالت واقعی بہت ہی قابل رحم اور قابل ہمدردی ہے۔ اکثر دوست اپنے خطوں میں ان کی خیریت پوچھتے رہتے ہیں لیکن میں حیران ہوتا ہوں کہ ایسے دوستوں کو کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں۔ بس دعا کی تحریک کر کے خاموش ہو جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس عاجزہ ضعیفہ پر رحم فرمائے۔ جن کی بیماری کا اثر سارے گھر پر پڑ رہا ہے۔ فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد از لاہور ۶۱/۹/۱

سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ کی ایم۔ اے میں نمایاں کامیابی

یہ خبر ازحد باعث مسرت ہے کہ سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے (عربی) فرسٹ کلاس میں ۴۶۶ نمبر لے کر پاس کیا ہے۔ انہوں نے لڑکیوں میں اوّل اور یونیورسٹی بھر میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

سیدہ موصوفہ جامعہ نصرت کی پرانی طالبہ ہیں دوران تعلیم میں وہ نہایت ہوشیار، محنتی اور سعادت مند بچی ثابت ہوئیں۔ انہوں نے بی۔ اے کے امتحان میں بھی عربی میں فرسٹ آ کر گولڈ میڈل حاصل کر کے اپنی اعلیٰ ذہنی صلاحیت کا ثبوت دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کامیابی ان کی آئندہ زندگی میں ہر مرحلہ پر بہترین کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۴ ستمبر۔ بذریعہ فون اپریل محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو غیر معمولی ضعف ہو گیا۔ یہ اس قسم کا اب تک چوتھا حملہ ہے۔ اس حملے سے جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور پسینے سے بھیگ جاتا ہے۔ اس کے باعث کمزوری بہت ہو گئی اور نبض اور دل کی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ کل بھی طبیعت گزشتہ حملہ کی وجہ سے کمزور ہی رہی۔ ویسے بخار نہیں ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۴ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو نقرس کی تکلیف میں تو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ لیکن حرارت ابھی چل رہی ہے کل ٹمپریچر ۵ء۹۹ تھا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء

رنگ و نسل کا امتیاز

انسانوں کے باہمی تعلقات کو تلخ اور ناخوشگوار بنانے میں نسلی۔ لونی۔ قبائلی اور دیگر امتیازات کا بھی بڑا حصہ ہے۔ بعض قبائل یا قومیں یا خاندان کسی وجہ سے کسی وقت با اثر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے فائق و بالا خیال کرنے لگتے ہیں۔ دوسروں کو حقیر اور ذلیل خیال کرنا یہ قدیم سے بعض نسلوں اور خاندانوں میں چلا آیا ہے اور معاشرہ میں اکثر ان امتیازات کو توازن اور ہمواری قائم رکھنے کے لئے ناگزیر سمجھا جاتا رہا ہے۔

یہ صورت اکثر ایسے ملکوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جہاں باہر سے حملہ آور آ کر ملک کے اصل باشندوں پر کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ فاتحین اکثر مفتوحین کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں۔ انہیں تمام سول حقوق سے معرّیٰ کر دیتے ہیں فاتحین کے نزدیک مفتوحین کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ نہ ان کا مذہب مذہب سمجھا جاتا ہے اور نہ کوئی اور آزادی ان کو دی جاتی ہے ان کو ادنےٰ کاموں کے لئے مخصوص کر لیا جاتا ہے۔ اور ان سے تمام ذلت کے کام لئے جاتے ہیں۔ ان کے مال و متاع چھین لینا بلکہ ان کو جان سے مار دینا بھی جائز سمجھا جاتا ہے۔

انسانیت کا یہ مرض قدیم سے چلا آیا ہے اور ابھی تک چلا جاتا ہے خاصکر ان لوگوں میں جو نئی تہذیب کے چراغ لے کر زمین کے کناروں پر پھیل گئے ہیں۔ یورپین اقوام جو سفید و سرخ رنگ رکھتی ہیں اور ان کے بدنی اعضاء بھی متناسب ہیں اپنے آپکو دوسری انسانی نسلوں سے فائق سمجھتی ہیں۔ اور سوائے یورپینز کے کسی کو وہ حقوق دینے کے لئے تیار نہیں۔ جو حقوق وہ اپنے لئے مخصوص سمجھتی ہیں چنانچہ آج ان تمام ملکوں میں جہاں یورپین بزور آباد ہو گئے ہیں۔ اصل باشندے ہر قسم کے انسانی حقوق سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اکثر ایسے ممالک میں اصل باشندوں کی نسلیں ہی ختم کر دی گئی ہیں اور صرف چند ہزار نفوس کو بطور نمونہ زندہ رہنے دیا گیا ہے۔

امریکہ۔ آسٹریلیا اور افریقہ میں اکثر یہی حالت ہوئی ہے۔ امریکہ میں اصل باشندے جن کو ریڈ انڈین کہا جاتا ہے صرف نام کے رہ گئے ہیں۔ اور جو باقی ہیں ان پر بھی بڑی پابندیاں لگائی گئی ہوئی ہیں۔ ریڈ انڈینز کے علاوہ امریکہ میں ایک خاصی تعداد افریقی حبشیوں کی ہے جو غلامی کے زمانہ کی یادگار ہیں۔ جب انکو جانوروں کی طرح خریدا اور فروخت کیا جاتا تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ غلاموں کی تجارت امریکہ میں بڑے زوروں پر ہوتی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں افریقی باشندے مرد و عورت بچے جہازوں میں پابہ زنجیر لاد کر امریکہ پہنچائے جاتے تھے۔ جہاں سفید فام لوگ ان کو خرید کر انسے بیلوں کی طرح اپنے فارموں پر کام لیتے تھے۔ آخر ایک زمانہ ایسا بھی آگیا کہ غلامی قانوناً ناجائز قرار دی گئی۔ مگر اس آزادی سے حبشیوں کو چنداں فائدہ نہ ہُوا نسلی امتیاز کی وجہ سے ابھی تک گوروں کے دل میں کالوں کے خلاف سخت نفرت چلی آتی ہے۔ اور باوجود ملکی قانون کے گوری نسل کے باشندے خاصکر ممالک متحدہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں نیگروز کو کسی ایسے ادارے میں شامل نہیں ہونے دیتے۔ جس میں گوروں کا زور ہو۔ وہ پبلک سکولوں کالجوں اور فرموں میں کام نہیں کر سکتے۔ اور نہ اس علاقہ میں رہ سکتے ہیں۔ جہاں گوری نسل کے لوگ رہتے ہیں ممالک متحدہ امریکہ میں جو اپنے تئیں دنیا کے ممالک سے مہذب ترین خیال کرتا ہے۔ حبشیوں اور گوری نسل کے باشندوں میں باہمی نفرت بڑے پیمانہ پر ابھی تک جاری ہے۔ حبشی اس ہوٹل میں نہ رہ سکتے ہیں نہ کھانا کھا سکتے اور نہ چائے پی سکتے ہیں۔ جو گوروں کے لئے مخصوص ہیں۔ اکثر ہوٹل والوں نے ایسے طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ جن کی وجہ سے حبشی ہوٹل میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حبشیوں نے بھی اب آنکھیں کھولی ہیں اور وہ بزور ہوٹلوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کو سرو نہیں کیا جاتا۔ مگر وہ احتجاج کے طور پر کرسیوں پر ڈٹے رہتے ہیں۔

امریکہ میں حبشیوں کی وجہ سے ایک بڑا مسئلہ رہائش کا بھی پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ حبشی بڑے بڑے شہروں میں آباد ہو رہے ہیں اور جس محلہ میں وہ آباد ہوتے ہیں۔ وہاں بھاگڑ سی مچ جاتی ہے۔ مکانوں کی قیمتیں گر جاتی ہیں۔ اور اکثر حبشی زیادہ قیمت دے کر بھی مکان خرید لیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جس محلہ میں حبشی آباد ہوتے ہیں۔ وہاں کے گورے باشندے فرار کی راہ لیتے ہیں اور اکثر اپنے مکان اونے پونے فروخت کر دیتے ہیں۔

الغرض امریکہ جیسے مہذب ترین ملک میں بھی نسلی امتیاز کی وجہ سے معاشرہ میں سخت بے چینی موجود ہے۔ اور عیسائیت اس کا کوئی علاج نہیں کر سکتی۔ باوجودیکہ گوروں اور کالوں کا مذہب عیسائیت ہے۔ مگر ان میں نسل اور رنگ کا امتیاز ایسی خطرناک صورت اختیار کر چکا ہوا ہے کہ باوجود قانون کے معاشرہ میں توازن پیدا نہیں ہو رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت نے اس بارے میں کوئی واضح ہدایت نہیں دی۔ عیسائیت شرعی لحاظ سے تورات کی پابند ہے۔ لیکن پولوس وغیرہ عیسائیت کی مقتدر ہستیوں نے شریعت کا رعب عیسائیوں کے دلوں سے اٹھا دیا ہے یہ دراصل ایک قدرتی امر تھا جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب میں جو الفضل ۹/۶۱-۲ میں شائع ہوا بیان کیا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اگرچہ تورات کو پورا کرنے کے لئے آئے تھے مگر ان کے ذمہ دین کے ایک آئندہ دور کے متعلق خوشخبری دینا زیادہ ضروری تھا۔ جس پر دراصل انہوں نے زیادہ زور دیا ہے۔ تورات کی شریعت صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھی لیکن چونکہ اس کے بعد ایک نئی اور کامل شریعت آنے والی تھی۔ اس لئے عیسائیوں کا تورات کی شریعت پورے دل سے عمل کرنا ضروری تھا تاکہ دنیا کو اسلامی شریعت کے لئے خالی الذہن کر دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ عیسائی اقوام نے موجودہ دور میں عیسائی اصولوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آزادانہ ترقی کی ہے۔ اور امریکہ اور دیگر مہذب کہلانے والی دنیا میں جو انسان کے بنیادی حقوق کا تعین کیا جا رہا ہے۔ وہ اس آزادی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ اگر عیسائی دنیا تورات پر سختی سے عامل رہتی تو تہذیب کا ارتقاء جو آج مجلس اقوام متحدہ کے ذریعہ ہو رہا ہے کبھی نہ ہو سکتا۔ چنانچہ یہودی جو تورات کے پابند ہیں۔ نسلی امتیاز کے مرض میں بُری طرح مبتلا ہیں اور کوئی شخص جو اسرائیلی نسل سے نہ ہو۔ یہودیوں کے نزدیک پیاریہ ہے اور ہندوؤں کے اچھوتوں کے سے حقوق رکھتا ہے۔

یہ اللہ تعالےٰ کی حکمت تھی کہ چونکہ اسرائیلی دور ختم ہو رہا تھا۔ اس لئے اس کے آخری داعی کو ایسی تعلیمات عطا کیں۔ جن کی وجہ سے تورات کی پابندیاں ڈھیلی ہو گئیں اور اسلامی دور کے لئے دنیا تیار ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت نے معاشرہ کے لئے کوئی متعین قواعد نہیں بنائے۔ اور تورات کے اصول بھی ترک کر دیئے جس سے معاشرہ آزادی سے ترقی کرنے کے قابل ہوا۔ اور مغربی عیسائیوں نے عقل کو اپنا راہ نما بنا لیا۔ اور سوچ اور فکر سے ایسے قوانین کے قریب ہو گئے ہیں جو اسلام نے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے دنیا کو عطا کئے تھے۔ مگر جن سے مغربی دانشور غیر معلوم طور پر متاثر ہوتے رہے۔

اسلام چونکہ ایک متعین اور کامل شریعت کا حامل ہے۔ اس لئے اس نے ہر امر کے متعلق تفصیلی احکام عطا کئے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے نہ صرف لا اکراہ فی الدین کا اصول واضح طور پر پیش کیا۔ بلکہ ہر قسم کے امتیازات کو یکسر ختم کر کے برتری کی بنیاد صرف تقویٰ پر رکھی۔ اسلام میں تمام انسان یکساں طور پر تمام انسانی بنیادی حقوق کے مالک ہیں کسی گورے کو کالے پر بطور انسان کے کوئی ترجیح نہیں ہے۔ کسی اصفر کو کسی احمر پر کوئی فوقیت نہیں ہے عیسائی گرجوں میں اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں میں ابھی تک یہ امتیازات موجود ہیں کہ فلاں گرجا فلاں رنگ و نسل کے لوگ ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ اور فلاں مندر میں فلاں قوم کے لوگ قدم نہیں رکھ سکتے۔ فلاں قسم کی پوجا فلاں قوم نہیں کر سکتی۔ لیکن ایک اسلامی عبادت گاہ ادنےٰ سے ادنےٰ مزدور اور شہنشاہ سے شہنشاہ کے لئے کسی امتیاز کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ مسجد میں اگر ایک مزدور پہلے آ جاتا ہے تو وہ پہلی صف میں بیٹھ سکتا ہے اور بعد میں آنے والا بڑے سے بڑا انسان بھی پچھلی صف میں بیٹھنے کے لئے مجبور ہے۔ اسکو یہ حق نہیں کہ وہ صفوں کو چیرتا ہوا پہلی صف میں جا بیٹھے مگر گرجوں میں خاندانوں کے لئے نشستیں مختص ہوتی ہیں۔ اعلیٰ خاندانوں کے لوگ الگ بیٹھتے ہیں اور مزدور لوگ الگ۔

آخر میں ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسلام جس نے دراصل غلامی کا قلع قمع کرنے کے لئے ایسے اصول بنائے تھے کہ جن کی وجہ سے آقا و غلام میں امتیاز بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ آج بعض اسلام کی نام لیوا اقوام بدترین قسم کی غلامی کے رواج کی پابند ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ان اسلامی کہلانے والے ممالک میں غلاموں کی منڈیاں اب تک موجود ہیں۔ جہاں انسان بھیڑ بکریوں کی طرح فروخت ہوتے ہیں۔ اور اکثر متمول لوگوں کی ہوس رانی کا ذریعہ ہیں۔ اس قسم کی غلامی اسلام میں قطعاً حرام ہے۔ اسلام نے غلاموں کے متعلق جو ہدایات دی ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جاتا تو غلامی پہلی ہی نسل میں ختم ہو جاتی مگر افسوس ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد عنان حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں چلی گئی جنہوں نے اپنے عیش و عشرت کی خاطر ادارہ غلامی کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اس کو فروغ دیا۔ اور جس طرح بھیڑ بکریوں کو پالا جاتا ہے اسی طرح باندیوں اور غلاموں کی پرورش ہونے لگی۔ اور دولت کمانے کا یہ ایک نہایت آسان ذریعہ بنا لیا گیا۔ آج ان اسلامی کہلانے والے ممالک میں اسی طریق کی غلامی جاری ہے۔ اور اسلام کے نام پر ایک نہایت بدنما دھبہ بنی ہوئی ہے۔ چاہیئے کہ ان ممالک کی حکومتیں فوری طور پر اس طرف توجہ دیں۔ اور ایسی منڈیوں اور بازاروں کو ختم کر دیں جہاں انسان بھیڑ بکریوں کی طرح فروخت ہوتے ہیں ؛

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب کی خوبیاں اور اُن کا پسِ منظر

اسلام کی ایک امتیازی خصوصیّت

فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

باقی رہا اصل سوال تو وہ یہ ہے کہ اگر اسلام سے پیشتر بھی عربوں کے اندر خوبیاں پائی جاتی تھیں تو

اسلام کی فوقیت

اور اُس کا مابہ الامتیاز ظاہر کیا ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی قوم کے اندر بعض خوبیاں چاہے وہ قومی ہوں یا انفرادی۔ پایا جانا اور بات ہے اور ایک ایسی خوبی اس کے اندر ہونا جو اُسے تمام دنیا کا استاد بنادے اور بات ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ عربوں کے اندر پہلے کوئی خوبی نہ تھی اور نہ ہی ظہر الفساد فی البرّ والبحر کا یہ مفہوم ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں میں کوئی خوبی نہ تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ

خوبیاں دو قسم کی ہوتی ہیں

ایک تو ہوتا ہے ذاتی کیرکٹر۔ یعنی ہر قوم اپنے حالات کے لحاظ سے ایک چیز کو لے لیتی ہے۔ اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیتی ہے مثلاً حدیثوں اور تاریخوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عرب قوم اسلام سے پہلے بھی مہمان نواز تھی مگر ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر

پہلی دفعہ وحی کا نزول ہوا

اور آپؐ گھبرائے ہوئے گھر پہنچے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا لقد خشیت علی نفسی تو حضرت خدیجہؓ نے کہا کلّا ابشر فواللہ لا یخذیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق یعنی آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ میں کئی خوبیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ منجملہ اور خوبیوں کے حضرت خدیجہؓ نے یہ بھی کہا کہ خدا آپؐ کو اس لئے نہیں چھوڑے گا کہ آپ مہمان نواز ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ ادھر حدیثوں سے یہ بات ثابت شدہ ہے

کہ عرب آپؐ کی بعثت سے پہلے بھی مہمان نواز تھے ادھر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی یہ خوبی بیان کی ہے کہ آپؐ مہمان نواز ہیں جب سارا عرب مہمان نوازی کرتا تھا تو حضرت خدیجہؓ نے امتیازی رنگ میں آپؐ کی مہمان نوازی کا ذکر کیوں کیا۔ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی یہ خوبی اسی لئے بیان کی کہ یہ آپؐ کو دوسرے عربوں پر ممتاز کر دیتی تھی۔ یوں تو مہمان نوازی عربوں میں عام پائی جاتی تھی اور حاتم طائی کے متعلق بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص اس کے پاس ایسی حالت میں پہنچا جبکہ وہ ایک سفر میں تھا جب اس نے دیکھا کہ میرے پاس اور کوئی چیز مہمان کو کھلانے کیلئے نہیں ہے تو اس نے اپنی اونٹنی ذبح کر دی جس پر وہ سفر کر رہا تھا پس جب عربوں میں بھی مہمان نوازی پائی جاتی تھی تو

اب دیکھنے والی بات یہ ہے

کہ عربوں کی مہمان نوازی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی میں کیا فرق ہوا عربوں کے اندر یہ خوبی پائے جانے کے باوجود حضرت خدیجہؓ آپؐ سے کہتی ہیں کہ آپؐ کے اندر مہمان نوازی کی خوبی بھی پائی جاتی ہے جو عربوں میں نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے عربوں کی مہمان نوازی کا ذکر فرمایا ہے فرماتا ہے یقول اھلکت مالاً لبدا یعنی وہ فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں نے اپنی قوم کے لئے ڈھیروں ڈھیر روپیہ خرچ کیا ہے۔ پس عرب لوگ فخر کیا کرتے تھے کہ ہم مہمان نواز ہیں مگر ان کی مہمان نوازی کے پیچھے جو روح کام کرتی تھی اگر اس کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مہمان نوازی بعض حالات کے ماتحت تھی وہ بدوی لوگ تھے اور سفر کرتے رہتے تھے اس لئے وہ اپنے حالات کے ماتحت مجبور تھے کہ یہ خوبی اپنے اندر پیدا کرتے۔ ان کی اس خوبی کے پیچھے یہ روح کام نہ کر رہی تھی کہ ان کو

بنی نوع انسان کی خدمت

کا خیال تھا یا بھوکے اور فاقہ مستوں کا پیٹ بھرنے کا خیال تھا اور نہ ہی ان کے دلوں کے اندر یہ جذبہ پایا جاتا تھا کہ وہ خدا کے بندوں کو رزق کھلا رہے ہیں بلکہ ان کا نقطۂ نگاہ یہ تھا کہ ہم کھلائیں گے تو کوئی دوسرا ہمیں بھی کھلائے گا اور وہ کھلائیں گے تو ہم بھی کھلائیں گے۔ ہمارے مولوی سید سرور شاہ یہاں بیٹھے ہیں یہ ہزارہ کے رہنے والے ہیں ان کے ہم وطن جلسہ پر آتے ہیں تو واپس جاتے ہوئے کہتے ہیں کہ لائیے ہمارا کرایہ

اس کی وجہ یہ ہے

کہ ان کے علاقہ میں ریل نہیں اور لوگ جنگلوں میں سفر کرتے ہیں اور چونکہ جنگلوں میں ڈاکے اور لوٹ مار کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے لوگ سفر پر جاتے وقت اپنے ساتھ بستر یا نقدی وغیرہ نہیں لے جاتے اور جہاں ان کو شام ہو جاتی ہے وہیں کوئی نزدیک گاؤں دیکھ کر کسی کے گھر چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لاؤ روٹی اور پھر چلتے ہوئے اس سے اپنی ضرورت کے لئے روپیہ بھی لے لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے علاقہ میں ہر شخص کے گھر میں بیسیوں بستر اور چارپائیاں موجود ہوتی ہیں اور ہر شخص سمجھتا ہے کہ خواہ کتنے بھی مہمان آجائیں ان کو روٹی اور بستر دینا میرا فرض ہے ان لوگوں نے اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے آپس میں یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ سفر کی حالت میں زید مجھ سے روپیہ لے جائے گا تو میں اس سے روپیہ لے آؤں گا اپنے گھر سے ساتھ کچھ نہیں لے جائیں گے اب اگر کوئی شخص ان باتوں کو مناقب ہزارہ کے طور پر بیان کرنے لگ جائے تو کہاں تک درست ہو سکتا ہے

یہ تو ان کا قومی کیرکٹر ہے

جو مخصوص حالات نے پیدا کیا ہے اور وہ اس کے لئے مجبور ہیں کیونکہ اس کے سوا ان کا کام چل ہی نہیں سکتا۔ ان کا یہ خلق طبعی اور اقتصادی حالات سے پیدا ہوا ہے۔ مگر ہم اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس کا نام خلق نہیں رکھ سکتے۔ زیادہ سے زیادہ اس فعل کو حسین کہہ سکتے ہیں مگر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مامور من اللہ اخلاقِ فاضلہ اور اوصافِ حمیدہ سے متصف ہوتا ہے

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو مامور اور مرسل ہوتے ہیں۔ اخلاقِ فاضلہ اور اوصافِ حمیدہ سے متصف بناتا ہے اور دنیا کی طرف مامور کرتا ہے۔ تا لوگ ان کے اخلاق اور کمالات سے حصّہ لیں اور اسی طرز و روش پر چلیں۔ کیونکہ یہ لوگ اسوقت تک فائدہ پہنچاتے ہیں جبتک زندہ ہوں۔ گذرنے کے بعد تبتّل ہو جاتا ہے اس واسطے صوفی لوگ کہتے ہیں کہ زندہ بلّی مُردہ شیر سے بہتر ہوتی ہے خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ۔ الف سے مراد اللہ۔ اور لؔ سے مراد جبرائیل اور رؔ سے مراد رسل ہیں۔ چونکہ اس میں یہی قصّہ ہے کہ کونسی چیزیں انسانوں کو ضروری ہیں۔ اسلئے فرمایا۔ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ اسکی آیات پکّی اور استوار ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵)

خُلق نہیں کہہ سکتے۔ خُلق وہ ہوتا ہے جو الٰہی حکم کے ماتحت ہو اور اعلیٰ مقاصد کو اپنے اندر لئے ہوئے ہو۔ پس بے شک عربوں کے اندر مہمان نوازی تھی مگر وہ کسی قسم کے اقتصادی حالات کے ماتحت تھی اور وہ مجبور تھے مگر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل

چونکہ اعلیٰ مقاصد اپنے اندر لئے ہوئے تھا اس لئے آپ کا یہ فعل ایک نئی چیز بن گئی۔ اور یہ فعل خُلق کہلایا۔ بعض اوقات انسان کسی چیز کی شکل اور اس کے بیرونی حصہ کو دیکھ کر اس کی خوبیوں کے متعلق غلط اندازہ لگا لیتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک چیز کو وہ اعلیٰ سمجھتا ہے لیکن وہ نہایت ناقص ہوتی ہے۔ میرے پاس حال ہی میں ایک رسالہ امریکہ سے آنا شروع ہوا ہے جو کسی دوست نے میرے نام لگوا دیا ہے اس میں تین تصویریں دکھائی گئی ہیں اور ساتھ لکھا ہوا ہے کہ ان کی شکلیں دیکھ کر بتایا جائے کہ ان میں سے اچھا کون ہے اور بُرا کون اور دوسرے صفحہ پر ان کی اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ میں نے بھی ان تصویروں کو دیکھ کر اندازہ لگانا شروع کیا تو جس تصویر کے متعلق میں نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ نہایت شریف ہے اس کے متعلق دوسری طرف پڑھا تو لکھا تھا کہ یہ مشہور ڈاکو ہے اور جس کے متعلق میں نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ ڈاکو ہے۔ اس کے متعلق لکھا تھا کہ

یہ پہلے درجہ کا شریف انسان ہے

عام طور پر خونریزی اور فساد کرنے والے لوگوں کے چہرے خراب ہو جاتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں نے فن بنایا ہوتا ہے کہ باوجود اس قسم کے افعال قبیحہ کے ان کے چہرے خراب نہیں ہوتے اس رسالہ والوں نے بھی . . . لاکھوں ڈاکوؤں میں سے ایک کو چن کر دکھا دیا جس کا چہرہ شریفوں والا نظر آتا تھا۔ اور لاکھوں شریفوں میں سے ایک کو چن لیا جس کا چہرہ باوجود شرافت کے شرارت ظاہر کرے۔ چنانچہ میں نے ان تصاویر کے متعلق جس قدر اندازے لگائے ان میں سے اکثر غلط نکلے۔ اب دیکھو تصویر کو دیکھ کر انسان اندازہ لگاتا ہے کہ شکل تو اچھی ہے مگر

حقیقت یہ ہوتی ہے

کہ شکل والا خود اچھا نہیں ہوتا۔ پس فعل حسن اور چیز ہے اور اخلاق اور چیز۔ کوئی فعل اپنی ذات میں اچھا ہو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو تو ہم اس کو تو خلق کہیں گے لیکن جو فعل اپنی ذات میں تو اچھا ہو لیکن مجبوریوں کے ماتحت ہو تو وہ فعل حسن کہلائے گا۔ لیکن خلق نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح بعض افعال بظاہر بُرے نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ اچھے ہوتے ہیں۔ مثلاً میں نے پہلے بھی بارہا بیان کیا ہے کہ باپ کے سر پر جوتی مارنا بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص دیکھے کہ باپ کے سر پر سانپ چڑھ رہا ہے اور اس کے پاس اس وقت سوائے جوتی کے اور کوئی چیز موجود نہ ہو جو سانپ کو ماری جائے۔ اور وہ جوتی ہی اٹھا کر باپ کے سر پر مار دے تو اس کا یہ فعل بُرا نہ ہوگا بلکہ اچھا ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ جوتی نہ مارتا تو سانپ اس کے باپ کو ڈس لیتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ اسی طرح ہمیں

عربوں کی مہمان نوازی

کے متعلق یہ دیکھنا چاہئیے کہ وہ کن حالات کے ماتحت تھی آیا وہ کسی قسم کے طبعی یا اقتصادی فوائد کے پیش نظر تھی یا وہ خدا کے حکم کے ماتحت دیا کرتے تھے اور وہ خدا کے بندوں کو مستحق سمجھ کر رزق کھلاتے تھے اور ان کے پیش نظر اعلیٰ درجہ کے مقاصد تھے

ہمیں صاف نظر آتا ہے

کہ وہ اس مہمان نوازی کے لئے مجبور تھے اور ان کے پیش نظر بنی نوع انسان کی خدمت ہرگز نہ تھی۔ اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جو بظاہر اچھی نظر آتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ بُری ہوتی ہیں۔ یا بظاہر بُری معلوم ہوتی ہیں مگر درحقیقت وہ اچھی ہوتی ہیں۔ مگر یہ ایک لمبا مضمون ہے جو ایک دن میں ختم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں پھر کسی وقت اس کے متعلق بیان کروں گا۔

جماعت کے دوستوں اور خصوصاً نوجوانوں کو

رسالہ "اصحاب احمد" ضرور خریدنا چاہئیے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رسالہ اصحاب احمد جلد نہم (سوانح حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ) پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ کے مؤلف مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان کے نام حسب ذیل مکتوب ارسال فرمایا جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مکرمی و محترمی ملک صلاح الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اصحاب احمد کی جلد نہم جس میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی مرحوم رضی اللہ عنہ کے حالات اور مشاہدات اور روایات درج ہیں آپ کی طرف سے موصول ہوئی جزاکم اللہ خیراً۔ میں نے اس کا کافی حصہ پڑھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور حضرت بھائی صاحب کے درجات کو بلند فرمائے یہ کتاب خدا کے فضل سے نہایت دلچسپ اور نہایت ایمان افروز ہے۔ بعض مقامات پر تو میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا میں اس کتاب کو پڑھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں پہنچ گیا ہوں۔ کئی واقعات ایسے نظر سے گذرے جو میرے چشم دید اور گوش شنید تھے لیکن میں انہیں بھول گیا تھا یا میری یاد مدھم پڑ گئی تھی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے بہت سی دلکش اور روح پرور یادیں تازہ ہو گئیں۔ حضرت بھائی صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کی قرب ترین صحبت میں رہنے کا لمبا عرصہ میسر آیا تھا۔ انہوں نے ہر واقعہ کو غور سے دیکھا اور ہر بات کو غور سے سنا اور اسے اپنے ذہن میں محفوظ رکھا۔ اور پھر نہایت دلکش رنگ میں اسے بیان کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اس جگہ اس بات کے بیان کرنے میں حرج نہیں کہ اصحاب احمد کی تین جلدیں مجھے خاص طور پر بہت پسند آئی ہیں۔ ایک وہ جلد جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے حالات اور روایات پر مشتمل ہے۔ اور دوسرے وہ جلد جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے مشاہدات اور روایات پر مشتمل ہے۔ اور تیسرے یہ جلد جو حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے مشاہدات اور روایات پر مشتمل ہے۔

میں جماعت کے دوستوں اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اصحاب احمد کی جملہ جلدیں خرید کر ان کا مطالعہ کریں۔ اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور خصوصیت سے مذکورہ بالا تین جلدوں کا تو ضرور مطالعہ کریں اس سے انشاء اللہ ان کو ایک نئی روشنی حاصل ہوگی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۲ / ۷ / ۶۱

ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ

سیدنا حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ:۔ "جہاں جہاں شہری جماعتیں پائی جاتی ہیں وہاں دوستوں کو ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد کرنی چاہئیے"

آپ اپنے مقدس آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے شہر میں "الفضل" کی ایجنسی قائم کریں اور اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح آپ کو الفضل ایک دن پہلے مل سکے گا۔ ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ ہوگا۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل اللہ

اسلامی شعار۔ پردہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا۔ اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا ہے۔ اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقعہ نہیں۔ یہ برقعہ جس کا آجکل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے۔" (خطبہ جمعہ ۶۵/۹/۶) تاثیر تربیت الفضل اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

ضروری ہدایات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی دنوں منعقد ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ تاکہ ابھی سے لجنات ان کے متعلق پوری پوری تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ ہر لجنہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔ جو لجنات گذشتہ سالوں میں شامل نہیں ہوئیں وہ لجنات خاص طور پر مخاطب ہیں۔ جو اب تک اس برکت سے محروم رہی ہیں۔ ان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ قواعد کے مطابق ۲۵ عورتوں میں سے ایک نمائندہ ہونا چاہیئے نمائندہ کے پاس لجنہ اماء اللہ مقامی کی تحریر ہو کہ ہماری لجنہ کی طرف سے فلاں عورت نمائندہ ہو کر آرہی ہیں۔ بغیر تحریر کے نمائندگی نہ دی جائے گی۔

۲۔ حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کی ترقی و بہبودی کے متعلق غور کیا جائے گا۔ براہ مہربانی لجنات شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے تجاویز بھجوائیں۔ تجاویز مرکز میں بھجوانے سے پیشتر اپنی لجنہ میں ان پر غور کر لیا جائے اور معین الفاظ میں تجاویز بھجوائیں۔ ایسی تجاویز یکم ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۳۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریری و تقریری مقابلہ جات ہوں گے۔ گذشتہ سال مقابلوں کے دو معیار ہوتے تھے۔ اب آئندہ تین مقابلے ہوں گے۔

مندرجہ ذیل عنوانات کا اعلان اجتماع سے کافی عرصہ قبل اس لئے کیا جا رہا ہے۔ تاکہ تمام لجنات اپنی جگہ پر مقابلے کروائیں۔ پھر ان میں سے جو اوّل دوم آئیں صرف ان کے نام مقابلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔

۱۔ معیارِ اوّل: ۔ اس معیار میں بی اے پاس یا اس سے زیادہ تعلیم اور اعلیٰ تقریر کرنے والی عورتیں اور لڑکیاں شامل ہوں گی۔ مندرجہ ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں فی تقریر دس منٹ۔

(۱) قرآن کریم نوع انسان کے لئے آخری مکمل ضابطہ حیات ہے (۲) ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن (۴) صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے حدیث (۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔

۲۔ تقریری مقابلہ معیار دوئم کے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔ اس میں سیکنڈ ایر سے فورتھ ایر تک کی لڑکیاں شامل ہوں گی فی تقریر سات سے دس منٹ۔

(۱) اجرائے نبوت (۲) لفظ خاتم النبیینؐ کا صحیح مفہوم (۳) لجنہ اماء اللہ کی مختصر تاریخ اور کارہائے نمایاں (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ ڈوئی یا لیکھرام سے تشریح کریں۔ (۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اولاد کے متعلق۔

۳۔ تقریری مقابلہ معیار سوئم کے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔ اس میں فرسٹ ایر اور ان سے نیچے کی جماعتوں کی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ فی تقریر پانچ سے سات منٹ۔

(۱) ہمارے عقائد (۲) دعا کی اہمیت۔ (۳) علم موسیقی و سینما کی خرابیاں (۴) جماعت احمدیہ کی مستورات کی ذمہ داریاں (۵) سادہ زندگی اور تحریک جدید۔

۴۔ تحریری مقابلہ معیار اوّل۔ اس کے لئے تین گھنٹے کا پرچہ ہوگا جو مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل ہوگا۔

(۱) کتاب حیات طیبہ مصنفہ شیخ عبد القادر صاحب (نصف آخر)

۲۔ قرآن مجید کا تیسرا اور چوتھا پارہ باترجمہ یاد کرنا۔ (۳) اس کے علاوہ چند سوالات عام معلومات کے متعلق بھی ہوں گے۔

۵۔ تحریری مقابلہ معیار دوئم کا نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔

(۱) قرآن مجید کا دوسرا پارہ مع ترجمہ یاد کرنا (۲) کتاب سیرۃ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم احادیث کی روشنی میں (تقریر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۶۰ء) اس کے علاوہ عام معلومات پر بھی چند سوالات ہوں گے۔

۶۔ ان مقابلہ جات کے علاوہ ایک مضمون نگاری کا بھی مقابلہ ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات دیئے جاتے ہیں۔ حوالہ جات درج کرنے کے لئے قرآن مجید یا کتاب ساتھ لانے کی اجازت ہوگی۔ بہترین مضمون نگار کو انعام دیا جائے گا۔ اور اس کا مضمون اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔

مندرجہ ذیل عنوانات مضمون نگاری کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔

(۱) احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے (۲) قادیان سے ہجرت اور اس کی واپسی کے متعلق پیشگوئیاں۔

(۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے الہامات کی روشنی میں۔

۷۔ تلاوت قرآن مجید کا بھی مقابلہ ہوگا

۸۔ اس سال یہ تجویز ہے کہ سالانہ اجتماع سے ۱۵ دن پہلے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس جاری کی جائے گی اس کے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے۔ نمائندہ کو اردو لکھنا پڑھنا آسانی کے ساتھ آتا ہو۔ یکم اکتوبر سے پہلے پہلے اطلاع ملنی چاہیئے۔

۹۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔

اجتماع کا سالانہ چندہ لازمی چندہ ہے۔ اور سال میں ایک مرتبہ ۲ آنے فی ممبر کے حساب سے جمع کر کے ابھی سے بھجوانا چاہیئے۔ یہ چندہ لازمی چندہ ہے۔ خواہ کسی لجنہ کا نمائندہ شامل ہو یا نہ ہو۔ لیکن چندہ سالانہ اجتماع ضرور ارسال کریں۔

۱۰۔ تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوا دیں اور سالانہ چندہ کا حساب بھی۔ تاکہ مرکزی حساب سے مقابلہ کیا جا سکے

۱۱۔ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۰ء تا دس ستمبر ۱۹۶۱ء پہلے پہلے بھجوا دیں تاکہ ضلع وار چھپوا کر تمام لجنات کو بھجوایا جا سکے۔ اسی طرح اپنی لجنہ کی کل تعداد ممبرات بھی ضرور بھجوائیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی ممبرات کی صحیح تعداد کا ابھی تک علم نہیں۔

وقفِ جدید کی اہمیت

وقف جدید کا کام ہم سب کا کام ہے۔ جب کبھی آپ کو ربوہ آنے کا موقع ملے تو دفتر وقف جدید میں تشریف لائیں اپنے حسابات کا معائنہ فرمائیں اور وقف جدید کے کام کے بارہ میں معلومات حاصل فرمائیں۔ ہم ہمیشہ آپ کے نیک مشوروں کے محتاج ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ)

سالانہ اجتماع

آقا کا اپنے خدام سے خطاب

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

سالانہ اجتماع کے پروگرام کا سب سے زیادہ اہم حصہ خدام کو ان کے آقا کا روح پرور خطاب ہوتا ہے حضور کے مبارک الفاظ میں ہر سال سلسلہ کے نوجوانوں کو جو زندگی بخش پیغام ملتا ہے وہ سالانہ اجتماع کے سارے حاصل سے بڑھ کر حاصل ہوتا ہے۔ خدام آئندہ سال کے لئے ایک نئی زندگی لے کر لوٹتے ہیں۔ مفوضہ خدمات کے لئے پہلے سے زیادہ توفیق کی خواہش اور ارادہ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔

قائدین اور زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کی طرف سے زیادہ سے زیادہ خدام کو سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں تاکہ کثرت سے خدام حضور کے قیمتی ارشادات سے مستفیض ہو سکیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میرے والد محترم چوہدری داؤد احمد صاحب سنوری ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مغربی جرمنی گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور کامیابی عطا فرمائے۔

(خاکسار محمود مشہود از راولپنڈی)

نمائندگان شوریٰ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے۔ نمائندگان کی فہرست ۱۰ اکتوبر تک مرکز میں آجانی ضروری ہے ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

وصولی چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے چندہ بھجوا دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نوٹ :- اس فہرست میں صرف ان احباب کا نام درج ہے جنہوں نے ۶ روپیہ سے زائد چندہ ادا فرمایا ہے -

(ناظم مال وقف جدید)

حکیم سراج الدین صاحب کوچہ بٹہ زنگاں لاہور ۱۱۵-۰
ڈاکٹر عبدالرشید صاحب سید مٹھا بازار لاہور ۱۴-۰
کریم الدین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۶-۱۹
مرزا محمد احمد صاحب کوچہ بٹہ زنگاں " ۱۰-۰
عبدالباسط خانصاحب سول لائنز لاہور ۱۰۰-۰
عبدالمنان صاحب " ۸-۰
بچگان چوہدری بشیر احمد صاحب محمد نگر لاہور (سال سوم) ۵۰-۰
چوہدری محمد صادق صاحب " ۶-۲۵
محمد شفیع صاحب بیرانی انارکلی لاہور ۲۴-۰
مرزا محمد یعقوب صاحب مع والدہ صاحبہ دارالبرکات ربوہ ۶-۲۵
شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ (بلا تفصیل) ۱۲۳-۷۵
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی میرپور خاص ۱۰-۰
اہلیہ صاحبہ " ۱۰-۰
عبدالسلام صاحب " ۱۲-۰
جمعدار نعمت اللہ خانصاحب مانسہرہ ۱۵-۰
اہلیہ صاحبہ مرحوم سید محمد زمان شاہ صاحب ۱۰
سرفراز علی صاحب واہ کینٹ ۶-۶۲
چوہدری شریف احمد صاحب سلطان پورہ لاہور ۷-۰
مولوی محمد عبدالعزیز صاحب نارووال ۶-۵۰
محمد عبداللہ صاحب چک ۵۱ منٹگمری ۶-۲۵
مولوی غلام احمد صاحب چاٹگانگ ۱۲-۰
عبدالاکرم صاحب ڈیرہ غازیخان ۶-۵۰
سید محمد دین صاحب بھکو وال لائلپور ۶-۱۹
مرزا فتح دین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۶-۱۹
لفٹنٹ چوہدری عبدالحق صاحب سرائے عالمگیر گجرات ۱۲-۰
چوہدری رسول بخش صاحب چک ۶ منٹگمری ۸۰-۰
خواجہ نورالحق صاحب گوجرہ لائلپور ۶-۲۵
شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور ملتان ۱۱-۰
شیخ محمد سلیم صاحب " ۱۰-۰

شیخ محمد اشرف صاحب ناظم آباد کراچی ۱۶۰-۰
ملک عبدالرحمن صاحب رئیس قصور (قسط) ۱۰۰-۰
شیخ محمد سعید صاحب اوورسیر منٹگمری ۷-۰
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۹-۰
مہتہ عبدالرزاق صاحب کراچی ۱۰۰-۰
صوبیدار نور محمد صاحب سانگھڑ ۱۰-۰
سیدہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ ۶-۱۲
حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ۶-۲۵
جمعدار محمد یوسف صاحب خادم چوٹالہ ضلع جہلم ۶-۲۵
قریشی فضل حسین صاحب جوہرآباد ۷-۰
مختار احمد صاحب ۸-۹۵
چوہدری منور احمد صاحب چک ۲۶ گجرات (بلا تفصیل) ۱۳-۰
ملک نثار احمد صاحب سول انجینئر لاہور ۱۰-۰
قاضی محمد منیر صاحب قلعہ کچھمن سنگھ " ۷-۰
چوہدری فضل احمد صاحب مزنگ لاہور ۶-۰
والدہ صاحبہ مرحومہ " " ۶-۰
والد صاحب مرحوم " " ۶-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۶-۰
سید عبدالرزاق شاہ صاحب (قسط) ۱۰-۰
محمد یوسف صاحب بریلوی دارالصدر غربی ربوہ ۲۰-۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ (بلا تفصیل) ۱۲-۷۵
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل شاہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۷-۵۰

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۲ اگست میں سجاد حیدر صاحب موصی نمبر ۱۶۲۴۲ کی جو وصیت شائع ہوئی ہے اس میں تاریخ بیعت ۱۰ جون ۱۹۵۰ء شائع ہوئی ہے۔ مگر درست تاریخ بیعت ۱۰ جون ۱۹۵۷ء ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دورہ انسپکٹر وقف جدید

چوہدری عبدالحلیم صاحب انسپکٹر وقف جدید ضلع گجرات کی تمام جماعتوں کے دورہ کے لئے ربوہ سے عنقریب روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت و احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان سے پورا تعاون فرمائیں۔ اور چندوں کی وصولی کے علاوہ آمد زمیں کی وصولی میں بھی پوری مدد فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ کے موقع پر ایک نئی تحریک کا اجراء فرمایا تھا جس کا نام حضور نے

وقف جدید رکھا تھا

اس تحریک کا پروگرام صرف اور صرف خدمت دین ہے۔ جو فضل الٰہی سے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے

ناظم وقف جدید

ابراہیمی برکات حاصل کرنے کا طریق

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف مومن ہی قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا کے ذکر کو بلند کرنے اور اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے رات دن جانی اور مالی قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ نہ اپنے آرام کی پروا کرتا ہے نہ آسائش کی بلکہ خدا کی راہ میں اپنے بیوی بچوں کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کی قربانی اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ابراہیمی برکات ملتی ہیں۔ جو قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جن کی نگاہیں آسمان کی طرف بلند ہوتی ہیں۔ جو دنیوی نعماء کی بجائے اُخروی نعماء کی قدر و قیمت پہچانتے ہیں اور دراصل اصلی نعمتیں اور حقیقی برکات وہی ہیں۔"

اپنے مقدس امام کی آواز بسلسلہ تحریک جدید پر دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے ابراہیمی برکات کے وارث بنیے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

میری پہلے ہی نیّت تھی

عزیزم عطاء الرحیم صاحب حامد ایف۔ ایس۔ سی خلف محترم مولانا ابو العطاء صاحب امتحان میں نمایاں کامیابی پر مساجد ممالک بیرون کیلئے پانچ روپیہ کے عطیہ کے ساتھ فرماتے ہیں۔

"میری پہلے ہی نیّت تھی کہ کامیابی پر مساجد بیرون کے لئے چندہ دونگا۔"

سو اللہ تعالےٰ نے آپ کی نیک نیتی کے پیش نظر آپکو ایف۔ ایس۔ سی میں کامیابی عطا فرمائی ہے احمدی طلباء و طالبات اس نیک نمونے سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے

موضع ہڈیارہ ضلع لاہور مورخہ ۲۳/۷/۶۱ کو جماعت احمدیہ ہڈیارہ نے احاطہ مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ ایس غلام نبی صاحب چوہدری جلال الدین گل صاحب اور خاکسار نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اس کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

خاکسار صوبیدار حمید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا جماعت احمدیہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۱ء بوقت ۹ بجے تا ۱۰ بجے شام تک مسجد مقامی میں منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی۔ جس کے بعد سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر متعدد تقاریر ہوئیں۔

تمباکو تمباکو کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا :-

"یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے۔ کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو۔ مگر تاہم تقوٰے یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ ہوتا۔ تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔" (فتاویٰ ترتیب افضال اللہ مرحوم)

پاکستان کی گائے زیادہ دودھ کیوں نہیں دیتی؟

بہتر غذا۔ بہتر نشوونما اور بہتر انتظامات کی ضرورت

پاکستان میں مویشیوں کی صفات بہت ہی گری ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر سال بھر میں ایک گائے اوسطاً نو سو چوبیس پونڈ دودھ دیتی ہے۔ مشرقی پاکستان میں، جہاں مویشیوں کی کثرت ہے بہت سے بیل اور گائیں قد و قامت میں گدھے سے زیادہ بڑی نہیں ہوتیں اور بیشتر گائیں ایسی ہیں جو ایک سال میں چار سو اور پانچ سو پونڈ کے درمیان دودھ دیتی ہیں۔

تاہم ادارۂ خوراک و زراعت کے ایک ماہر کا جو حال ہی میں اس ملک سے واپس گئے ہیں، خیال ہے کہ دودھ کی پیداوار کو بڑھانے کے امکانات موجود ہیں۔ دوسرے ملک اور علاقے جن کی آب و ہوا گرم یا نیم گرم ہے اس کوشش میں کامیاب ہو گئے ہیں مثال کے طور پر ہسپانیہ میں ایک گائے ایک سال میں اوسطاً ۸ ہزار ۹ سو ۷ پونڈ یعنی ایک پاکستانی گائے سے تقریباً دس گنا زیادہ دودھ دیتی ہے۔ یہودی کو ڈیکو میں مقدار ۵ ہزار ۱۶۱ پونڈ کے قریب ہے۔ شمالی رہوڈیشیا میں دودھ کی پیداوار فی گائے ۳ ہزار ۹ سو ۱۷ پونڈ سالانہ ہے۔

(یہ اعداد و شمار ادارۂ خوراک و زراعت کے سالنامۂ پیداوار بابت ۱۹۶۰ء سے لئے گئے ہیں اور اگر خاص طور پر ذکر نہ کیا گیا ہو تو ۱۹۵۹ء کی پیداوار سے تعلق رکھتے ہیں۔)

توقع ہے کہ پیداوار میں اس دس گنے فرق کو دور کرنے کے لئے جو ابتدائی کام ڈنمارک کے ڈاکٹر کائی جنسن نے کیا ہے وہ مؤثر اور کامیاب رہے گا۔ موصوف ادارۂ خوراک و زراعت کے ماہر امراض حیوانات اور مویشیوں کی پرورش کے خصوصی ماہر ہیں۔ پاکستانی گائیوں کیلئے خوراک کی کمی ڈاکٹر جنسن نے روم میں ادارۂ خوراک و زراعت کے صدر مقام پر ایک حالیہ انٹرویو میں بتایا کہ پاکستانی گائیوں کا دودھ اچھا نہ ہونے کا اولین اور سب سے بڑا سبب غذائی خرابی ہے۔ جانوروں کو خصوصاً مشرقی پاکستان میں خوراک کی کافی مقدار نہیں ملتی۔

ادارے کے ماہر نے پاکستان میں ۳ سال گذارے ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ اس ملک کے چار کروڑ مویشیوں میں اکثریت زیبو قسم کی گائیوں اور بھینسوں کی ہے اور اس خراب ماحول کے باوجود جس میں انہیں رہنا پڑتا ہے، ان میں موسمی بیماری سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے کی زبردست قوت موجود ہوتی ہے۔ وہ بہت ہی جانباز اور جفاکش ہوتی ہیں۔ وہ محنت کے کام کرتی اور دودھ اور گوشت مہیا کرتی ہیں۔ لیکن مقدار کم ہوتی ہے۔

حالات کو بہتر بنانے میں اولین رکاوٹ یہ ہے کہ پاکستان کے کاشتکار زرعی پیداوار اور مویشیوں کی نشوونما کے طریقوں کو بدلنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

ادارہ خوراک و زراعت کے ماہر کا کہنا ہے کہ پاکستان میں کسان کھیتی باڑی کے وہ طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو سینکڑوں سال سے رائج ہیں اور فطرتاً کسی قسم کی تبدیلی پسند نہیں کرتے۔ پاکستانی کسان کے لئے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس کے پاس بیس گائیں ہوں، خواہ ان کی حالت کتنی ہی بری کیوں نہ ہو۔ وہ انہیں ان دس جانوروں پر ترجیح دے گا۔ جن کی خوب نگہداشت کی گئی ہو۔ اور جن سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہو۔

ادارے کے ماہر کو پاکستان بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مویشیوں کی نشوونما کو بہتر بنائیں اور جانوروں میں مصنوعی طریقے سے نطفہ ٹھہرانے کا انتظام کریں اور اس کام کی نگرانی کریں۔ انہوں نے بتایا کہ صحیح نسل کی کامیابی اس وقت تک ممکن نہیں ہوگی۔ جب تک کہ بہتر غذائی طریقے رائج نہ کر دیئے جائیں۔

مویشیوں کی بہتری کے لئے بہتر غذاء

ڈاکٹر موصوف نے بتایا کہ تندرست مویشیوں کو پروان چڑھانے کے لئے سب سے پہلا قدم یہی ہے غذائی خرابی خصوصاً مشرقی پاکستان میں سب سے بڑی کوتاہی ہے۔ مغربی پاکستان میں حالات نسبتاً بہتر ہیں۔ یہاں اوسطاً ہر گائے ایک سال میں دو ہزار پونڈ دودھ دیتی ہے اور سرخ سندھی مویشیوں کے تجرباتی مرکز میں، جو کراچی کے قریب ہے اوسطاً ہر گائے پانچ ہزار پونڈ سالانہ کے حساب سے دودھ دیتی ہے

انہوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بہتر غذائی طریقے رائج ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی اہمیت رکھتی ہے۔ کہ مویشیوں کی عمدہ صنعت قائم رکھنے کے لئے بیماریوں کی روک تھام کا معقول اہتمام بھی کیا جائے۔ پاکستان میں مویشی طفیلی کیڑوں کا شکار بنتے رہتے ہیں۔ تاہم اس میدان میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے۔ پچھلے دو سال میں ویکسین کی تیاری بہت بڑھ گئی ہے۔ خصوصاً آنتوں۔ منہ اور پاؤں کی بیماریوں میں کامیابی ہوئی ہے۔

جب مویشیوں کے رکھ رکھاؤ کا انتظام بہتر ہو جائے گا اور انہیں بہتر غذا ملنے لگے گی تو پھر صفات کے اعتبار سے انہیں بہتر غذا ملنے لگے گی تو پھر صفات کے اعتبار سے انہیں بہتر بنانے کے لئے تیسرا قدم اٹھایا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے نشوونما کے بہتر طریقے رائج کئے جائیں گے۔ ان میں مصنوعی طور پر نطفہ ٹھہرانے کا طریقہ شامل ہوگا۔ لیکن ادارے کے ماہر کا خیال ہے کہ جب تک پہلی دو شرطیں پوری نہ ہو جائیں غیر ملکی نسل کے جانوروں کو پاکستان کی پرورش گاہوں میں پیش کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔۔۔ تاہم انہوں نے بعض تحقیقاتی مرکز اور ان پرورش گاہوں کو جنہیں فوجی حکام چلا رہے ہیں مستثنیٰ کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ بہت ہی اعلیٰ معیار کی ہیں اور ان میں جدید آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔

مخلوط پیداوار

ڈاکٹر جنسن کی رائے ہے کہ پاکستان میں مخلوط پیداوار کا طریقہ جیسا کہ یورپ میں رائج ہے۔ حالات سدھارنے میں مدد دے گا۔ اس وقت چونکہ دودھ اور گوشت کی قلیل مقدار حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے بہت سے کسان نفع بخش والی نسلوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کھیتوں سے بہتر آمدنی فوراً ممکن ہو جاتی ہے مویشیوں کی صنعت کو بہتر بنانے میں ایک بڑی رکاوٹ وہ قانون بھی ہے۔ جس کی رو سے مویشیوں کو اس وقت تک ذبح کرنا ممنوع ہے جب تک ان کی عمر بارہ سال نہ ہو جائے۔

ڈیری کی صنعت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی حالت بھی ابھی تک پست ہے۔ کیونکہ حمل و نقل اور فروخت کی سہولتیں ناپید ہیں۔ تاہم حالات بہتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کا بچوں کا فنڈ (یونیسیف) ادارۂ خوراک و زراعت کے ساتھ مل کر کراچی اور لاہور میں دودھ کے جدید کارخانے قائم کر رہا ہے۔ چنانچہ ان علاقوں کے کسانوں کے لئے یہ کارخانے بہت ہی غنیمت ثابت ہوں گے اور ان کی ہمت افزائی کریں گے۔ کہ وہ پرورش کے طریقوں کو بہتر بنا کر پیداوار میں اضافہ کریں۔

پاکستان میں تین سال قیام کرنے کے دوران میں ڈاکٹر جنسن نے سارے ملک کا دورہ کیا۔ اور ماہرین امراض حیوانات کو مفید مشورے دیئے۔ ان کا کہنا ہے کہ سارے پاکستان میں ایسے صرف ایک ہزار ماہرین موجود ہیں اور ملک بھر کے لئے کم سے کم تین چار معالجین کی ضرورت ہے اب تک مویشیوں کے معالجین کا نصاب صرف تین سال کا ہوتا تھا۔ لیکن آئندہ اس کی مدت پانچ سال کر دی جائے گی۔ نیز مویشیوں کے معالجین اور جانوروں کی پرورش کے ماہرین میں فرق و امتیاز قائم کیا جائے گا۔ اس نئے طریقے کی وجہ سے بھی پاکستان میں مویشیوں کی پیداوار کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی ؁

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری ہدایت علی صاحب آف بسراوی حال چک ۱۲۲ گ ب لائل پور تقریباً ایک سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے اُن کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مبارک احمد بسرا
دفتر خزانہ۔ ربوہ

ڈاکٹر مالک فلپائن میں سفیر بنا دیئے گئے

کراچی ۴ ستمبر۔ کمیونسٹ چین میں پاکستان کے موجودہ سفیر ڈاکٹر اے ایم مالک کو فلپائن میں سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

ڈاکٹر مالک پاکستان کے وزیر محنت رہ چکے ہیں۔ وہ آل پاکستان کنفیڈریشن آف لیبر اور مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے انہوں نے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی کانفرنسوں میں کئی بار پاکستانی وفد کی قیادت کی۔ دسمبر ۱۹۵۰ء میں انہیں سوئٹزرلینڈ میں اور اسکے بعد پیکنگ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا تھا۔

• بغداد ۴ ستمبر۔ عراقی اخبار "البیان" نے اپنی امروزہ اشاعت میں بتایا ہے کہ عراقی مفت تیرہ کے کمانڈر انچیف کی قیادت میں ایک فوجی وفد جمہوریہ کو مالکو روانہ ہو گیا۔ اخبار نے مشن کی روانگی کے مقصد پر روشنی نہیں ڈالی۔

لائلپور کے احباب

روزنامہ الفضل کا پرچہ روزانہ الفضل کے ایجنٹ شیخ عبد الرشید و شیخ فضل دین صاحبان نیوز ایجنٹ لائلپور سے حاصل کریں!

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴